بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ○ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

۵ یعنی یہ بھی حرام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایسی باتیں کہو جو تم نہیں جانتے مثلاً یہ کہنا کہ فلاں کھیتی کو اللہ نے حرام کیا ہے، فلاں جانور اللہ نے حرام کیا ہے۔ ننگے طواف کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ مقاتل فرماتے ہیں یہ حکم عام ہے یعنی دین کے بارے غیر یقینی بات کرنا حرام ہے۔

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

"اور ہر امت کیلئے ایک وقت مقرر ہے ۱؎ سو جب آ جائے گا ان کا مقررہ وقت تو نہ وہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں ایک لمحہ اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ۲؎"

۱؎ یعنی کفار کی ہر قوم پر نزول عذاب کا وقت اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں متعین ہے۔ یہ اہل مکہ کیلئے وعید ہے۔

۲؎ جب ان کے عذاب کا وقت آ جائے گا۔ وہ ایک لمحہ بھی پیچھے ہٹ نہیں سکتا اگر چہ وہ مہلت طلب بھی کریں۔ اور نہ وہ آگے بڑھ سکتا ہے اگر چہ وہ عذاب کا مطالبہ بھی کرتے رہیں جیسا کہ انہوں نے خود دعا مانگی۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

"اے اولاد آدم اگر آئیں تمہارے پاس ۱؎ رسول تم میں سے ۲؎ جو بیان کریں تم پر میری آیتیں تو جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اصلاح کر لی تو نہیں ہے کوئی خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ۳؎"

۱؎ اما میں ما زائدہ ہے جو شرط کی تاکید کیلئے لگایا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے بعد والا فعل نون تاکید سے مؤکد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام کو ان شرطیہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو امور مشکوکہ محتملہ پر دلالت کرتا ہے۔ اس اسلوب میں یہ تنبیہ ہے کہ رسولوں کا بھیجنا جائز ہے واجب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا عقیدہ ہے)

۲؎ یعنی رسول جو بنی آدم سے ہوں۔

۳؎ یقصون کا معنی یقرون ہے یعنی پڑھیں۔ تم پر میری کتابوں سے آیتیں۔ یہ جملہ فعلیہ رسل کی صفت ہے اور جواب شرط فمن اتقی ہے۔ یعنی جو شرک اور رسولوں کی تکذیب سے بچے گا اور اعمال کو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرے گا اور اسی طرح عمل کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

جب لوگ قبر میں اور قیامت کے روز گھبرائیں گے تو ان خوش نصیب لوگوں پر کوئی خوف نہ ہوگا اور جب لوگ آگ میں غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہ ہوں گے۔

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

۸۰-انواع پر مشتمل علوم ومعارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ
الإتقان
في علوم القرآن
اردو
فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب
تالیف
علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
۸۴۹ھ — ۹۱۱ھ
۱۹۰ انار کلی لاہور
إدارہ اسلامیات
۷۲۴۳۹۹۱ — ۷۳۲۴۴۱۲ — ۷۳۵۳۲۵۵
فیکس: ۷۳۲۴۷۸۵ — ۰۴۲ — ۰۹۲

۸۰- انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان في علوم القرآن

حصہ دوم

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

یہ جواہر پارہ علامہ سیوطیؒ نے صدہا کتب کے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اُمتِ مسلمہ کے تمام طبقات میں قبولیتِ عامہ نصیب فرمائی اور آج قرآنِ حکیم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ طالب اس عظیم کتاب کا محتاج ہے۔ جناب مولانا محمد حلیم صاحب انصاری کے قلم سے اس کا مستند اردو ترجمہ تزئین و ترتیب کے ساتھ پیشِ خدمت ہے

ادارہ اسلامیات لاہور

کافروں سے ارشاد کیا "فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ" اور اس کی دلیل ہے ارشاد باری تعالیٰ "فَہَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ" کا اس سے بعد واقع ہونا۔ اور اسی قبیل سے ہے۔ قولہ تعالیٰ "اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا۔ اِلٰی قَوْلِہٖ "لِتُؤْمِنُوْا"۔ مگر اُس کی رائے میں جس نے تومنوا کی قراءت تا فوقانیہ کے ساتھ کی ہے۔ (۲۷) خطابِ تکوین اور یہی خطاب التفات بھی ہے (۲۸) جمادات سے اس طرح کا خطاب کرنا۔ جیسا کہ ذوی العقول سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً تعالیٰ "فَقَالَ لَہَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْہًا"۔ (۲۹) خطابِ تہیج (جوش دلانے والا خطاب) مثلاً قولہ تعالیٰ "وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ"۔ (۳۰) تحنّن اور استعطاف (نرم دلی ظاہر کرنے اور مہربان بنانے) کا خطاب۔ جیسے "یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا۔ الآیۃ"۔ (۳۱) خطابِ تحبّب (محبت ظاہر کرنا) مثلاً "یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ" "یَا بُنَیَّ اِنَّہَا اِنْ تَکُ"۔ اور "یَا ابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ"۔ (۳۲) خطابِ تعجیز (کسی کو عاجز پاکر یا عاجز بنا دینے والی بات کا مخاطب کرنا) مثلاً قولہ تعالیٰ "فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ"۔ (۳۳) خطابِ تشریف اور قرآن میں لفظ "قُلْ" کے ساتھ جتنی باتیں اللہ پاک نے ارشاد فرمائی ہیں۔ وہ سب اس اُمّت کے لیے خطابِ تشریف (عزت افزائی کا خطاب) ہیں۔ یوں کہ پروردگار عالم نے اس اُمّت کے لوگوں سے بلا واسطہ تخاطب فرمایا۔ اور ان کو یہ شرفِ عظیم بخشا ہے (۳۴) خطابِ معدوم اور یہ خطاب کسی موجود کی تبعیت (پیروی) میں صحیح ہوتا ہے جیسے "یا بنی آدم" کہ یہ اس زمانہ کے آدمیوں اور اُن کے بعد آنے والے تمام آدمیوں سب سے ایکساں خطاب ہے ✦

فائدہ:۔ بعض علماء کا قول ہے۔ کہ قرآن کے خطاب کی تین قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے۔ جو صرف نبی صلعم کے لیے موزوں ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم ایسے خطابوں کی ہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے علاوہ دوسروں لوگوں کے واسطے ہی صالح ٹھہرتی ہے۔ اور تیسری قسم آپ کے اور دیگر لوگوں کے لیے ایکساں درست ہے ✦

فائدہ:۔ ابن القیمؒ کا قول ہے "قرآن کے طرزِ خطاب پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایک بادشاہ جو تمام ملک کا مالک اور تمام حمدوں کا سزاوار ہے۔ ہر ایک کام کی باگ اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کوئی چھوٹی یا بڑی بات ایسی نہیں۔ جس کا مصدر اور مورد اُس مالک الملک کے سوا کوئی اور ہو۔ وہ عرشِ عظیم پر مستوی ہے۔ اور اُس کے اطراف مملکت کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی مخفی نہیں رہ سکتی ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کے دلی رازوں کا عالم۔ اُن کے کھلی ڈھکی بات کا جاننے والا۔ اور اپنی مملکت کی تدبیریں فرد ہے، وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، عطا فرماتا ہے،۔ روکتا ہے،۔ ثواب دیتا ہے،۔ عذاب کرتا ہے،۔ عزت دیتا ہے،۔ ذلیل بناتا ہے، پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، مارتا ہے، جلاتا ہے، قضا و قدر فرماتا ہے، اور تمام کاموں کی